بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصریحات

اکتوبر میں ہونے والے الیکشن کے نتائج اسلامی نظام پر یقین رکھنے والے محبِّ وطن لوگوں کے لیے انتہائی پریشان کن ہوں گے۔

یہ ہے وہ حقیقت جس کا اعتراف اور اظہار کرنے میں ہم بڑی ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں لیکن جس سے آنکھیں چار کیے بغیر کوئی چارہ نہیں اس لیے کہ مشرقی اور مغربی پاکستان میں ایسی قوتیں باوجود پہلے سے کمزور پڑ جانے کے خاصا زور رکھتی ہیں جن کا مقصد و مطلب اس ملک سے اسلام کو دیس نکالا دینے کے سوا اور کچھ نہیں

مشرقی پاکستان میں شیخ مجیب الرحمٰن جتنی قوت رکھتے ہیں اور جو کچھ ان کے نظریات ہیں اس سے پڑھا لکھا طبقہ بے خبر نہیں۔ ان کے بعد بھاشانی پروفیسر مظفر اور شیخ عطار الرحمٰن جو گل کھلا رہے ہیں اور کھلانا چاہتے ہیں اور اس کے لیے جتنی طاقت رکھتے ہیں اس سے بھی کوئی ناآشنا نہیں۔ مغربی پاکستان میں ذوالفقار علی بھٹو، ولی خان، جی ایم سید اور ان کے حوالی موالی ایک طرف ہیں اور تینوں مسلم لیگوں کے کنونشنٹ انارکسٹ اور اپرچونسٹ دوسری طرف ان سب کے عزائم اور وزن سے بھی کسی کو لاعلم نہیں ہونا چاہیے اور ہمیں اس بات کے کہنے میں کوئی باک نہیں کہ یہ تمام کے تمام لوگ انفرادی طور پر نہ سہی اجتماعی طور پر اسلامی ضابطہ حیات کو پسند نہیں کرتے کیونکہ ان کی اپنی زندگیاں سراسر اس کے خلاف ہیں اور اسلامی قوانین کے ہوتے ہوئے یہ اپنی ان سرگرمیوں کو جاری نہیں رکھ سکتے جو ان کی زندگیوں کا ایک حصہ بن چکی ہیں۔

ان سب قوتوں کے مقابلہ میں رہ جاتی ہیں چند سیاسی و دینی جماعتیں جو خزاں رسیدہ چمن کے پتوں کی طرح ہوا میں اس طرف اور اس طرف بکھری پڑی ہیں اور جن میں ابھی تک یہ احساس پیدا نہیں ہوا کہ ان کے اس طرح بکھرے رہنے سے اسلام پاکستان اور خود انہیں کس قدر نقصان پہنچے گا۔

ہمیں اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ پاکستان کے باسی بڑے پکے مسلمان ہیں اور اسلام

کے لیے بڑی سے بڑی قربانی دینے کا اپنے اندر حوصلہ و عزم رکھتے ہیں لیکن یہ بات بھی بلا ریب کہی جاسکتی ہے کہ بائیس برس کے عرصہ میں انہیں قیادت بڑی حد تک ان لوگوں کی میسر آئی ہے جو اسلام کو اپنے لیے ابر رحمت نہیں بلکہ باعث زحمت تصور کرتے ہیں اور جنہوں نے اپنی پوری صلاحیتیں اس قوم کو دین سے دور کرنے اور ان پر اپنی گرفت مضبوط رکھنے میں صرف کی ہیں۔

ایسے عالم میں ضرورت اس امر کی تھی کہ تمام اسلامی و دینی جماعتیں ایک تحریک کی صورت میں قوم کو سیدھی راہ دکھلائیں اور انہیں اس دھوکہ و فریب سے آگاہ کریں جو مسلسل بائیس برس سے انہیں دیا جا رہا ہے۔

لیکن وائے افسوس کہ ذاتی وجاہتیں، شخصی اختلافات اور اپنے بارہ میں خوش فہمیاں بلکہ غلط فہمیاں اس تحریک کی راہ میں رکاوٹ بنتی رہیں اور ہنوز رکاوٹ بنی ہوئی ہیں اور ہم خدا گواہ بنا کے کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک ان تمام مختلف دینی و اسلامی جماعتوں کا ضیاع اور نقصان ہمارا اپنا نقصان و ضیاع ہے۔ اس لیے کہ کسی ایک جماعت کی کمزوری اس مقصد کی کمزوری ہوگی جس کے حصول کے لیے ہم تگ و دو کر رہے ہیں اور اس کا نتیجہ اتنا ہولناک ہوگا کہ اس کے تصور ہی سے ہم پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے کیوں کہ ہمیں معلوم ہے کہ اگر یہ لوگ اس انتخاب میں بھی کامیاب ہو گئے تو یہ آئندہ چند سالوں میں اور زیادہ تیزی کے ساتھ اسلام کو مسخ کرنے اور پاکستانی مسلمانوں کو دین سے بیگانہ کرنے کی کوشش کریں گے۔
اس لیے کہ مستقبل میں اگر ان کے اقتدار کو کسی طرف سے خطرہ لاحق ہو سکتا ہے تو اسلام ہی سے ہو سکتا ہے اور کسی سے نہیں۔ باقی سب نظاموں سے مصالحت کر لینا یا ان کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال لینا ان کے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں جب کہ ان سے ان کے اقتدار اور ان کے طرز زندگی پر کوئی چوٹ نہیں پڑتی۔

اسی سلسلہ میں پچھلے دنوں چند اسلامی جماعتوں کے مذاکرات کی نیو رکھی گئی تھی۔ ابتدار

میں غیر رسمی بات چیت ہوتی رہی پھر کراچی اور بعد میں لاہور گفتگو ہوتی رہی۔ لیکن اتحاد و اتفاق کی ضرورت محسوس کرنے اور اس کی اہمیت کو ماننے کے باوجود کوئی فیصلہ کن اور نتیجہ خیز بات نہ ہو سکی اور آئندہ چند روز تک کے لیے مذاکرات ملتوی کر دیے گئے۔ خدا کرے کہ آئندہ یہ گفتگو کامیاب رہے اور اس کے نتیجہ میں کسی متحدہ محاذ کی عملی صورت نکل آئے ورنہ مؤرخ یہ لکھنے پر مجبور ہوگا کہ پاکستان میں جب اسلام کے بقا کی جنگ لڑی جا رہی تھی، اس وقت اسلام کے علمبردار معمولی معمولی باتوں پر ایک دوسرے سے ملنے اور ایک دوسرے کے کندھے سے کندھا ملانے اور پشت پناہی کرنے پر آمادہ و تیار نہ تھے